”پس تم انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں“

امیر المؤمنین شیخ ابو بکر البغدادی الحسینی (حفظہ اللہ) کا خطاب



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف رب تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ ہم اسکی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں، اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، اور اسی سے مغفرت کے طلبگار ہیں۔ اور ہم اللہ رب العزت سے اپنے نفس کے شر اور اپنے اعمال کی سیاہ کاریوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نواز دے، اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں؛ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ امابعد:

رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ (التوبة: ٥٢)

"کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (عذاب دلوائے) تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں"۔

اے مسلمانو! ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کی غرض سے، اور اسکا قرب حاصل کرنے کیلئے قتال کرتے ہیں۔ ہم اس لئے قتال کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں قتال کرنے کا حکم دیا ہے اور اسکی ترغیب دلائی ہے، اور اسے اپنے ساتھ تعلق جوڑنے کا بہترین ذریعہ بنایا ہے۔ اور ہم رب تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں، کہ اس نے ہمیں قتال کا حکم دیا ہے اور ہمیں دو خیروں میں سے ایک کے ملنے کا وعدہ کیا ہے؛ اور پھر اس نے ہمیں فتح و نصرت کا مکلف بھی نہیں ٹھہرایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (النساء: ٧٤)

" اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے اور شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے"۔

پس ہمارا کام قتال کرنا اور صبر کا دامن تھامے رکھنا ہے، جبکہ مدد و نصرت سے نوازنا رب تعالیٰ کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کافر اقوام کا ہمارے خلاف قائم کردہ اتحاد ہمیں ذرا بھی ڈرا نہیں سکتا، اور نہ ہی ہمارے عزم و ثبات میں رتی برابر کمی ہی کر سکتا ہے؛ کیونکہ ہم رب تعالیٰ کی دی ہوئی قوت و توفیق سے ہر حال میں کامیاب ہی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة: ١١١)

" اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض ان کے لیے بہشت (تیار کی) ہے۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے"۔

اور فرمایا:

وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا * وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا * سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (الفتح: ٢١-٢٣)

" اور مزید (غنیمتیں دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) وہ اللہ ہی کی قدرت میں تھیں۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے * اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو دوست نہ پاتے اور نہ مددگار * (یہی) اللہ کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور تم اللہ کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے *"۔

پس ہم جو پوری دنیا کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں اور اسکے تمام لشکروں کو انکے کیل کانٹے سے لیس ہونے کے باوجود کاری ضربیں لگاتے ہوئے ان پر فتح یاب ہو رہے ہیں، تو اس سب میں حیرت کی کوئی بات نہیں، کیونکہ یہ ہمارے لئے اللہ رب العزت کا وعدہ ہے۔

وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ (الصف: ۱۳)

''اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح عنقریب ہوگی''۔

اور اگر ہم قتل و غارت میں محصور اور زخموں سے چور چور ہو جائیں، اور گردش ایام اور مصائب و آلام میں گھر جائیں، تو اس میں بھی کوئی حیرت کی بات نہیں؛ کیونکہ یہ بھی اللہ عزوجل کا وعدہ ہے، بلکہ آزمائشوں کا آنا تو اٹل تقدیر ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (البقرہ: ۲۱۴)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی۔ دیکھو اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے''۔

خباب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے: ''ایک مرتبہ رسول اللہ (صلیٰ اللہ علیہ وسلم) خانہ کعبہ کے سائے تلے ایک چادر پر تکیہ لگائے لیٹے ہوئے تھے، تو ہم نے آپ (صلیٰ اللہ علیہ وسلم) سے عرض کیا، کہ اے اللہ کے رسول (صلیٰ اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ ہمارے لئے نصرت نہیں مانگتے؟ کیا آپ ہمارے لئے دعا نہیں فرماتے؟ تو آپ (صلیٰ اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ بھی گزرے ہیں، کہ ان میں سے کسی شخص کو زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبا دیا جاتا اور پھر آری لائی جاتی اور اس کے سر پر آری چلاتے ہوئے اسے چیر کر دو لخت کر دیا جاتا؛ اور کسی کے جسم پر لوہے کی کنگھیاں پھیر کر اس کی ہڈیوں پر سے گوشت کو ادھیڑ دیا جاتا، لیکن یہ سب آزمائشیں انہیں ان کے دین سے نہ ہٹا پاتیں۔ اللہ کی قسم! یہ (غلبۂ دین کا) معاملہ تکمیل کو پہنچ کر رہے

گا، یہاں تک کہ ایک قافلہ 'صنعاء' سے چلے گا اور 'حضر موت' تک پہنچ جائے گا، اور اس دوران اسے اللہ کے اور اپنے مویشیوں پر بھیڑیے کے علاوہ کسی کا خوف نہیں ہو گا؛ لیکن تم بہت جلد بازی کر رہے ہو"۔

اے مسلمانو! دولت اسلامیہ کے خلاف کافر اقوام اور انکے ممالک کے اکٹھے ہو جانے پر حیران نہ ہو، کہ طائفۂ منصورہ کا ہر زمانے میں یہی حال رہا ہے۔ یہ اکٹھ اس وقت تک قائم رہے گا اور آزمائشیں اس وقت تک شدید تر ہوتی جائیں گی، جب تک کہ پوری دنیا دو خیموں میں مکمل طور پر بٹ نہیں جاتی۔ پھر اِس (اہل ایمان کے) خیمے میں کوئی منافق نہیں بچے گا اور اُس (منافقین کے) خیمے میں کوئی مومن نہیں بچے گا۔ پھر اس بات کا بھی یقین رکھو کہ اللہ عز و جل اپنے مومن بندوں کی ضرور مدد فرمائے گا۔ اور اس بات پر خوش ہو جاؤ اور اطمئنان رکھو کہ تمہاری دولت اسلامیہ اب بھی اسی طرح قائم دائم ہے۔ اور اس پر حملوں میں جس قدر شدت آتی ہے، اسی قدر اس کا رب تعالٰی کی جانب سے نصرت اترنے پر اور اسکے سیدھے راستے پر گامزن ہونے پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔ اور جب بھی اس پر آزمائشوں میں شدت آتی ہے، تو اس سے جھوٹے دعوے دار اور منافق لوگ چھٹ کر الگ ہوتے جاتے ہیں، اور اسکی صفوں کی چھانٹی ہو جاتی ہے اور ان کی مضبوطی اور ثبات میں مذید اضافہ ہو جاتا ہے۔

اے مسلمانو! دور حاضر میں لڑی جانے والی یہ جنگ اب محض صلیبی جنگ نہیں رہی، بلکہ یہ تمام کافر اقوام کی امت مسلمہ کے خلاف جنگ ہے؛ اور اب جس طرح پوری دنیا ہمارے خلاف ایک مشترکہ معرکے کیلئے جمع ہو چکی ہے، امت کی تاریخ میں پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یہ تمام کفار کی تمام مسلمانوں کے خلاف جنگ ہے، اسلئے یہ جنگ ہر ایک مسلمان سے عمل کا تقاضہ کرتی ہے۔ یہ جنگ تقاضہ کرتی ہے کہ مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کے فریضے کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنے رب کے حکم کی بجاآوری کرے۔ پس اگر وہ ایسا کرے گا تو بھلائی اور فوز و فلاح پائے گا اور رب تعالٰی کے قرب و رضا کو حاصل کرے گا؛ اور اگر نافرمانی کرے گا تو انجام بد، ہلاکت اور گھاٹے میں پڑ جائے گا، اور رب تعالٰی کے غیظ و غضب کا شکار ہو گا۔ یہ جنگ ہر مسلمان سے متقاضی ہے کہ وہ رب تعالٰی کے دین اور اسکی شریعت کا دفاع کرے اور بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کے دفاع کی خاطر لڑے۔ یہ جنگ ہر مسلمان کی جنگ ہے، اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دین، جان و مال، اور عزت و عفت کے دفاع کیلئے یہ جنگ لڑے۔ پس

اے دنیا بھر کے مسلمانو! اس جنگ میں کودپڑنے کیلیئے تیار ہو کر نکل آؤ۔ اور اللہ کی نصرت آنے کا پختہ یقین رکھو۔ نکلو اور دل چھوٹا نہ کرو اور نہ ہی کسی طرح کا غم کرو، کہ تمہارے رب نے کفار کے بارے میں یہ فرمادیا ہے، کہ :

لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ * لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ (الحشر: ١٣-١٤)

" (مسلمانو!) تمہاری ہیبت ان لوگوں کے دلوں میں اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ سمجھ نہیں رکھتے * یہ سب جمع ہو کر بھی تم سے (آمنے سامنے) نہیں لڑ سکیں گے مگر بستیوں کے قلعوں میں (پناہ لے کر) یا دیواروں کی اوٹ میں (مستور ہو کر) ان کا آپس میں بڑا رعب ہے۔ تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکھٹے (اور ایک جان) ہیں مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں یہ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں"

اور سچ فرمایا ہے اللہ عزو جل نے۔ سو دیکھ لو کہ وہ سب صلیبی نصرانی، اور دیگر کافر اقوام اور ممالک، اور ان سب کی اوٹ میں بیٹھے یہودی؛ یہ سب مل کر بھی مجاہدین کی اس قلیل سی تعداد کے خلاف لڑنے کیلیئے بری فوج بھیجنے کی جرأت نہیں کر پا رہے، اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو پیچھے سے دھکیل رہا ہے کہ وہ اس جنگ کی آگ میں خود کو جھلسائے۔ وہ اپنی فوجیں اسلئے نہیں بھیج رہے کہ انکے دلوں پر مجاہدین کا رعب طاری ہے، کیونکہ مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں افغانستان اور عراق میں خوب اچھی طرح سبق سکھایا ہے، اور وہ جان چکے ہیں کہ ان میں مجاہدین کے سامنے کھڑے رہنے کی سکت نہیں۔ یہ سامنے آنے کی جرأت نہیں کر پا رہے، کیونکہ انہیں اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ان پر عراق و شام، لیبیا، افغانستان، سیناء، افریقہ، یمن، صومالیہ وغیرہ میں کیا کیا مصیبتیں ٹوٹنے والی ہیں؛ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کس طرح وہ دابق اور غوطہ میں شکست فاش، ہلاکتوں اور تباہی سے دوچار ہونے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ آخری جنگ ہے، اور اسکے بعد باذن اللہ ہم حملے کریں گے اور ان میں جوابی کاروائی کی سکت نہیں ہوگی؛ اور پھر اسلام دوبارہ سے پوری دنیا پر غالب ہو جائے گا، اور قیامت تک غالب رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دوبدو معرکے کو ہر ممکن طریقے سے مؤخر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مرتد صحوات، ملحد کردیوں اور ان جانور صفت

رافضیوں کی ٹولیوں میں سے اپنے چیلوں چانٹوں کو ساتھ ملانے اور اپنے لاؤ لشکر کو بڑے سے بڑا کرنے کی کوششوں میں مگن ہیں۔ اور امریکہ اور اسکے حلیف ابھی تک اس خوش فہمی میں مبتلاء ہیں کہ وہ اپنے چیلوں اور زر خرید غلاموں کے ذریعے خلافت کا خاتمہ کر دیں گے۔ جب بھی انکا قائم کیا ہوا کوئی اتحاد یا انکا کوئی چیلا شکست کھا کر اوندھے منہ گرتا ہے، تو یہ فالفور دوبارہ سے کسی اور کو کھڑا کرنے میں لگ جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ اب انہوں نے سلولی اتحاد کے قیام کا اعلان کیا ہے، جسے یہ اپنے تئیں اسلامی اتحاد کہتے ہیں۔ اور انہوں نے اعلان کر رکھا ہے کہ اس اتحاد کا ہدف خلافت کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔ اگر یہ واقعتاً اسلامی اتحاد ہوتا تو مظلوم و لاچار اہل شام کی مدد و نصرت کا اور نصیریوں اور انکے آقا روس سے جنگ کا اعلان کرتا۔ اگر یہ اسسامی اتحاد ہوتا تو عراق کے ان مشرک رافضیوں اور ملحد کردیوں کے خلاف محاذ آرائی کرتا، کہ جو اہل سنت کو قتل و تعذیب کا نشانہ بنا رہے ہیں اور انکے علاقوں میں فتنہ و فساد برپا کر رہے ہیں۔ اگر یہ اسلامی اتحاد ہوتا تو وہ ملحد چینی حکومت اسکی مدد نہ کرتی اور نہ ہی اس میں شمولیت اختیار کرنے کی خواہش ظاہر کرتی۔ اگر یہ اسلامی اتحاد ہوتا تو اپنے یہودی اور صلیبی آقاؤں سے اعلان براءت کر کے اپنا ہدف یہودیوں کا قتل عام اور فلسطین کی بازیابی کو ٹھہراتا۔ ہاں! فلسطین، کہ جس کے بارے میں یہودی یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ ہم اسے بھول گئے ہیں، اور انہوں نے ہمیں آڑے لگا کر اسے ہماری نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ ہر گز نہیں اے یہودیو! ہم فلسطین کو ایک لمحے کیلئے بھی نہیں بھولے، اور نہ ہی بِاذن اللہ تعالیٰ کبھی بھولیں گے۔ اور ان شاء اللہ عنقریب تم مجاہدین کے بھاری قدموں کی دھمک سنو گے، کہ جو تمہیں اچانک آگھیریں گے۔ اور تم تو یہ گمان کرتے ہو کہ وہ دن ابھی بہت دور ہے، جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ دن آیا ہی چاہتا ہے۔ اور دیکھ لو کہ ہم روز بروز تم سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اے یہودیو! ہم تمہیں کبھی فلسطین میں امن و سکون سے جینے نہیں دیں گے، اور فلسطین کبھی بھی تمہارا وطن نہیں بنے گا، یہ بنے گا تو تمہارا مقبرہ ہی بنے گا۔ اور رب تعالیٰ نے تمہیں اس میں جمع بھی اسی لئے کیا ہے کہ مسلمان تمہارا قتل عام کریں، اور پھر تم درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپتے پھرو۔ اور یہ سب خود تم کو بھی اچھی طرح سے معلوم ہے؛ سو تم بھی انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے رب وحدہ لاشریک کی کتاب اور اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کی جانب رجوع کرو، تاکہ تمہیں اس جنگ کی حقیقت کا، اور امریکہ کی قیادت اور یہودیوں کی منصوبہ بندی کے مطابق قائم کردہ اس یہودی صلیبی صفوی اتحاد کی حقیقت کا ادراک ہو؛ اور اس سے تمہیں معلوم ہو کہ کون کون اس اتحاد کی صفوں میں شامل ہوتے ہوئے اسکے مورچوں میں خیمہ زن ہوا بیٹھا ہے۔ رب تعالیٰ نے تم سے فرمادیا ہے:

وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرہ: ١٢٠)

" اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ تم ان کی ملت کی پیروی اختیار کرلو"

اور: وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا (البقرہ: ٢١٧)

" اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں"

اور: إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ (الممتحنہ: ٢)

" اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ"

اور: لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ (التوبہ: ١٠)

" یہ لوگ کسی مومن کے حق میں نہ تو رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ عہد کا۔ اور یہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں"

اور: وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (آل عمران: ١١٨)

” اور وہ چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنادی ہیں“

اور: إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (آل عمران: ١٢٠)

” اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت اور (ان سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمھیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے“

اور: مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ (البقرہ: ١٠٥)

” جو لوگ کافر ہیں، اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے خیر (و برکت) نازل ہو“

اس سب کے بعد بھی مسلمانوں میں سے کئی ایسے ہیں، کہ جنہیں اس جنگ کے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ہونے میں شک ہے۔ اب بھی بعضوں کا خیال ہے کہ کافر اقوام و ممالک کا متحد ہو کر دولت اسلامیہ پر ٹوٹ پڑنا شریعت اور امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف جنگ نہیں۔ ایسا گمان کرنے والے سے بڑھ کر بھی بھلا کوئی گمراہ ہو سکتا ہے؟ یہ کیسا دین ہے، جس کو دولت اسلامیہ کے خلاف قائم کردہ اتحاد میں شامل ہونے والے نام نہاد مسلمان اپنائے بیٹھے ہیں؟ اور یہ کیسا دین ہے، کہ جسکے پیروکار دن رات لوگوں کو دولت اسلامیہ کے خلاف قتال پر اکساتے رہتے ہیں، بلکہ اسے دوسرے محاذوں پر ترجیح دیتے ہیں؟ اور یہ سب اس دولت اسلامیہ کے خلاف کیا جا رہا ہے، جو تن تنہا کفار کے تمام تر لشکروں کو ناکوں چنے چبوا رہی ہے۔

اے مسلمانو! اب تمہیں یہ جان لینا چاہیے کہ دولت اسلامیہ دس سال قبل اپنے قیام سے لے کر اب تک حق و باطل کے مابین جاری معرکے میں مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ہراول دستے کے طور پر لڑ رہی ہے، بلکہ یہ اہل ایمان کے خیمے کو نصب کرنے کیلئے عمود، میخوں اور رسیوں کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اور چونکہ کفار اور مرتدین اس حقیقت سے بہت اچھی طرح آگاہ ہیں، اسی لئے وہ اپنی تمام تر قوت کو یکجا کر کے اور ہر طرح کے وسائل کو بروئے کار لا کر دولت اسلامیہ سے جنگ کیلئے اور ہر ممکنہ طریقے سے اسے کمزور کرنے کیلئے جمع ہو گئے ہیں۔ اور انکا دولت اسلامیہ کے خلاف جمع ہو جانا اس حقیقت پر روز روشن کی طرح واضح دلیل ہے، کہ دولت اسلامیہ ہی اسلام کی عمارت کا مرکزی ستون ہے اور یہی دفاع اسلام کا ہراول دستہ ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ ہر بوڑھا اور بچہ اس سے واقف ہو چکا ہے، اور اس سے وہی انکار کرتا ہے جو متکبر اور حق کا کھلم کھلا مخالف ہوتا ہے۔

اے مسلمانو! یہ جنگ لڑنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور اب کسی کے پاس بیٹھ رہنے کا کوئی عذر نہیں۔ ہم تم سب کو استنفار کرتے ہیں (یعنی تمہیں جہاد و قتال کیلئے نکلنے کی پکار لگاتے ہیں)۔ اور ہماری یہ پکار خصوصا بلاد حرمین کے جوانوں کے لئے ہے۔ پس نکلو چاہے ہلکے ہو یا بوجھل، بوڑھے ہو یا جوان۔ اٹھ کھڑے ہو اپنے دین کی نصرت کی خاطر۔ اٹھ کھڑے ہو اے مہاجرین وانصار کے پوتو! آل سلول کے ان مرتد طواغیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہو اور عراق و شام، یمن، افغانستان، قوقاز، مصر، لیبیا، صومالیہ، فلیپائن، افریقا، انڈونیشیا، ترکستان، بنگلادیش، اور دنیا بھر میں موجود مظلوم مسلمانوں کی مدد و نصرت کیلئے آگے بڑھو۔ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ * إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (التوبة: ٣٨-٣٩)

" مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں

* اور اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ تم کو بڑی تکلیف کا عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا (جو اللہ کے پورے فرمانبردار ہوں گے) اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"

اور : انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (التوبة: ٤١)

" تم سبکبار ہو یا گراں بار (یعنی مال واسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت، گھروں سے) نکل آؤ۔ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو۔ یہی تمہارے حق میں اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو"

اور اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو! صبر کرو، کہ تم ہی حق پر ہو۔ صبر کرو، کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہی تمہارا دوست اور مددگار ہے، سو کیا خوب دوست اور مددگار ہے! صبر کرو، کہ احزاب کی جنگ گویا پھر سے برپا ہو چکی ہے۔ اور باذن اللہ تعالیٰ عنقریب انکے خیمے اکھڑ جائیں گے، اور انکے چولھے بجھ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں شکست فاش سے دوچار کر دے گا۔ اور پھر باذن اللہ ہم ان پر حملے کریں گے، اور وہ جوابی کاروائی بھی نہ کر سکیں گے۔ پس ثابت قدمی کا مظاہرہ کرو، اور اللہ کی نصرت کے آنے کا یقین رکھو۔ اور پوری دنیا نے تمہارے خلاف جمع ہو کر یہ جو زلزلہ برپا کیا ہوا ہے، یہ تو اللہ رب العزت کا مومنوں سے وعدہ ہے، کیونکہ رب تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مصیبتوں، تکالیف اور ہلا مارنے والی آزمائشوں کے آنے کے بعد نصرت کے اترنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا (الاحزاب: ٢٢)

" اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے پیغمبر نے سچ کہا تھا۔ اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی"

پس جب مومنین نے احزاب کے دن گزرے ہوئے لوگوں کی مانند خود پر بھی مشکلات اور آزمائشیں آتی ہوئی دیکھیں، تو وہ خوش ہو گئے، کیونکہ یہ رب تعالیٰ کی نصرت قریب آنے کی علامت تھی۔ پس آزمائشوں کا آنا اور حالات کا تنگ ہونا لازم ہے، تاکہ دلوں سے نفاق جاتا رہے اور ان میں ایمان مضبوط ہو جائے، اور پھر اللہ کی جانب سے نصرت آئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ان دس سالوں میں ہمیشہ ہماری نصرت فرمائی ہے۔ دولت اسلامیہ کے قیام کا اعلان ہوتے ہی ہم پر مشکلات اور آزمائشوں کے پہاڑ ٹوٹنے لگے، یہاں تک کہ دولت اسلامیہ کے فتح کیے ہوئے بہت سے علاقے دوبارہ سے کفار کے ہاتھوں میں چلے گئے، اور زمین اپنی پوری وسعت کے باوجود ہم پر تنگ ہو گئی۔ یہاں تک کہ دولت اسلامیہ کے دشمن یہ گمان کرنے لگے کہ انہوں نے اسکا کام تمام کر دیا ہے، اور منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا، کہنے لگے کہ "مَاوَعَدَنَااللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا غُرُوْرًا" (اللہ اور اسکے رسول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا ہے)۔ اور یہاں تک کہ صبر اور ایمان کے حامل مجاہدین بھی یہ کہہ اٹھے، کہ: "مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ" (اللہ کی مدد کب آئے گی)۔ پھر جب انہوں نے صبر کرتے ہوئے عزم و ثبات کا مظاہرہ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ کون مومن ہے اور کون منافق، تو پھر اللہ کی نصرت آئی، اور اتنی تیزی سے آئی کہ جسکا مومنین کو گمان بھی نہیں تھا۔ اور دولت اسلامیہ پہلے سے کئی گنا زیادہ طاقتور اور مضبوط ہو گئی۔ پس اے مجاہدو! ہمت و ثبات کا مظاہرہ کرو، کہ تمہارے سامنے دو ہی راستے ہیں: یا فتح یاب ہو کر غلبہ حاصل کر لو گے، یا قافلۂ شہادت کے شہسوار بن جاؤ گے۔ اور اگر ہم رب تعالیٰ کے حکم کے تحت اور اسکی شریعت کے سائے تلے زندگی نہ گزاریں تو اس زندگی میں کوئی خیر نہیں۔ کتنی قابل رشک ہے وہ موت، کہ جو رب تعالیٰ کے دین کی نصرت اور اسکی شریعت کی پاسبانی کرتے ہوئے آئے! پس ثابت قدم رہو، کہ اس راستے پر یا تو عزت و رفعت کی زندگی ہے، یا باسعادت قتل اور باعث شرف شہادت۔ اس دنیا کی رنگینیوں سے دور بھاگو اور اللہ عز و جل کی جانب لپکو، کہ دنیا تو فانی ہے، لیکن جو اللہ کے ہاں ہے وہ اس سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ گناہوں اور ظلم سے پرہیز کرو۔ اپنے امراء کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو۔ قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرو، اور ہر وقت توبہ واستغفار کرتے رہا کرو۔ " وَمَاکَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ" (اور اللہ انکو عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ استغفار کرنے والے ہوں)۔ جب قتال کے دوران تمہارا دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہو، تو اللہ سے مدد مانگو، اور ثابت قدم رہو، اور 'لاحول ولا قوۃ الا باللہ' کا کثرت کے ساتھ ورد کیا کرو۔ اور صبر

کرو؛اللہ تمہاری مدد کرے گااور تمہارے قدم جمائے گا۔اور وہ تمہیں وہاں سے فتح عطافرمائے گا جہاں سے تمہارا گمان بھی نہیں ہو گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُون * وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: ٤٥-٤٦)

"مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو توثابت قدم رہواور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو*اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلواور آپس میں جھگڑانہ کرنا کہ (ایسا کروگے تو) تم بزدل ہو جاؤگے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مدد گار ہے"

اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا بھر کے مسلمان قیدیوں کو چھڑاؤ،اور خصوصا ان طالب علم قیدیوں کو جو طواغیت کی قید میں تاریکیوں میں پڑے ہیں۔اور اے ہمارے مسلمان قیدی بھائیو! صبر کرو۔اور یہ ہر گز مت سمجھنا کہ آپ سب کو باِذن اللہ تعالیٰ آزاد کروانے سے پہلے ہم سکون کی زندگی جی لیں گے۔

اور ہم یہودیوں، عیسائیوں اور انکے چیلوں اور انکے لاؤ لشکر سے؛اور امریکہ، یورپ، روس، انکے حلیفوں اور زر خرید غلاموں سے؛اور راافضیوں، مرتدین، اور انکی تمام اصناف واقسام سے ببانگ دہل یہ کہتے ہیں:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ (التوبة: ٥٢)

"کہہ دو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر ہواور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ (یا تو) اپنے پاس سے تم پر کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے (عذاب دلوائے) تو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں"۔

ہمارا رب سبحٰنہ وتعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔اس نے ہم سے فرمادیا ہے، کہ:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ (الانفال: ٣٦)

” جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے “

اور ہمارا رب غالب اور کامل علم والا ہے۔ اس کا فرمان ہے:

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا * سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (الفتح: ٢٢-٢٣)

” اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو دوست نہ پاتے اور نہ مددگار *(یہی) اللہ کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے۔ اور تم اللہ کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے “

پس تم انتظار کرو اے کافرو اور مرتدو! ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ ہمارا جبار و قہار رب ہم سے یہ فرما چکا ہے، کہ:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ (التوبة: ١٤)

” ان سے (خوب) لڑو۔ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا “

اور ہمارے علیم و قدیر رب نے ہم سے فرمایا ہے:

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ * إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ * وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ (الصافات: ١٧١-١٧٣)

” اور اپنے پیغام پہنچانے والے بندوں سے ہمارا وعدہ ہو چکا ہے * کہ وہی (مظفر و) منصور ہیں * اور ہمارا لشکر غالب رہے گا “

ہمارے رب کا ہم سے یہ وعدہ ہے، کہ ہمیں دو بھلائیوں، فتح اور شہادت میں سے ایک ملے گی، اور اس نے ہم سے فتح اور غلبے کا وعدہ کیا ہے؛ جبکہ اے کافرو! تم سے رب تعالیٰ نے رسوائی اور عذاب کا وعدہ کیا ہے، چاہے وہ اس کی جانب سے ہو یا ہمارے ہاتھوں سے۔ اور اس کا تمہیں رسوا اور شکست سے دوچار کرنے کا وعدہ ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اور ہم بھی تم سب سے یہ عہد کرتے ہیں، کہ جو بھی دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں حصہ لے گا، اسے باِذن اللہ اسکی بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی، اور پھر وہ اس پر پچھتائے گا۔ پس اے امریکہ! یورپ! روس! اے رافضیو! مرتدو! اور اے یہودیو! سب انتظار کرو، ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

اے ہمارے رب! اے کتاب کو نازل کرنے والے! اے بادلوں کو چلانے والے! اے لشکروں کو شکست دینے والے! ان دشمنوں کو شکست دے اور ہماری ان کے خلاف مدد فرما۔

وصلّیٰ اللہ علی نبینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلّم